

بیابہ مجلس شیخ الحدیث

انوارات شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ

صنط و ترتیب :— مولانا عبد القیوم حقانی

صحفہ بالہلخت

صوبہ سرحد میں صحابہ کرام کا درود مسعود | ۲ مئی ۱۹۸۵ء - حسب معمول بعد العصر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی مجلس فیض و برکت میں حاضری دی تو ایک سلسلہ گفتگو میں ارشاد فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ جس جس علاقے میں گئے ہیں وہاں علوم نبوت کی اشاعت ہوئی ہے اور سنی مسلمانوں کی اکثریت بھی اس علاقہ میں زیادہ ہے جہاں حضرات صحابہ کا درود مسعود ہوا ہے۔

ایک صحابیؓ کا گزر بھی اگر کسی علاقے میں ہوا ہے۔ تو وہ اس علاقہ پر خیر و برکات کے نزول کا باعث ہے۔ کابل حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں فتح ہوا۔ صلوٰۃ الخوف (احناف کے مسلک کے موافق) کابل میں پڑھی گئی یہ صحابہؓ ہی کے برکات ہیں کہ آج کابل کے لوگ مسلمان ہیں اور اپنے دین میں پختہ ہیں یہ کابل پہلے دہلی کے ماتحت تھا۔ چونکہ اس علاقہ میں صحابہؓ تشریف لائے ہیں ہمارے صوبہ سرحد میں بھی بنوں کوٹ میں صحابہؓ کی تشریف آوری کا ذکر تاریخ میں ملتا ہے یہ سب ان ہی کے برکات ہیں کہ یہاں اکثریت اہل اسلام کی ہے۔

دارالعلوم دیوبند میں اولین حاضری | ۲ مئی ۱۹۸۵ء - حسب معمول بعد العصر مجلس شیخ الحدیث میں حاضری دی دارالعلوم کے اساتذہ میں مولانا عبدالحلیم دیروی اور بہانوں کے علاوہ دورہ حدیث کے منہتی طلبہ بھی موجود تھے۔ قاری محمد عبد اللہ دیروی نے دریافت کیا :

حضرت! آپ جب دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے تھے تو اس وقت علامہ انور شاہ کشمیری دیوبند میں تھے یا ڈابھیل تشریف لے جا چکے تھے۔ ؟

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے ارشاد فرمایا :

اولاً جب میں دارالعلوم دیوبند حاضر ہوا تو یہ وہ زمانہ تھا جب سواتی اور بنگالی طلبہ میں جھگڑا ہوا تھا۔ نائب مہتمم محمد احمد صاحب تھے پٹھان طلبہ میں داخلہ کے سلسلہ میں قدرے سختی کی جا رہی تھی۔ اور واقعہً اس وقت ایسا کرنا ضروری بھی تھا۔

میرے بے بھی داخلہ مشکل ہو گیا تھا تو میں اپنے استاد مولانا مشتاق حسن صاحب کے ہاں گھلٹی حاضر خدمت

ہوا۔ وہ کلکتہ سے روانہ ہوئے تو میں نے بھی ان کی رفاقت و خدمت کو سعادت سمجھا اور مدرسہ عالیہ کلکتہ میں ان کے سامنے رہ کر ان سے فنون کی تحصیل کی، اس سال حضرت علامہ مولانا انور شاہ کشمیری دارالعلوم دیوبند سے تشریف لے جا چکے تھے۔ تاہم ان کا قلب دارالعلوم دیوبند سے بندھا رہا۔ کچھ عرصہ وہاں تدریس کی، واپس دیوبند تشریف لائے اور یہیں ان کی وفات ہوئی۔

علامہ شبیر احمد عثمانی اور فوائد عثمانیہ | قاری محمد عبد اللہ صاحب کے دریافت کرنے پر ارشاد فرمایا :
تقسیم سے قبل دارالعلوم دیوبند میں زمانہ تدریس کے قیام کے دوران میں علامہ شبیر احمد عثمانی سے ملاقاتیں اور مجالس ہوا کرتی تھیں، مختلف، علمی و سیاسی موضوعات پر موصوت سے گفتگو رہتی، ایک روز دوران گفتگو میں نے دریافت کیا۔

حضرت! آپ کی تصانیف میں سب ایک سے ایک بڑھ کر ہیں، فتح الملیم شرح صحیح مسلم جیسی علمی اور بلند پایہ کتابیں آپ نے تصنیف فرمائی ہیں۔ اور حضرت شیخ الہند کے ترجمہ و تفسیر قرآن کی تکمیل "فوائد عثمانیہ" کے نام سے کی ہے۔ ان میں زیادہ محنت، تعب اور مشکل اور وقت کس تصنیف میں آپ کو پیش آئی تو انہوں نے بڑی شفقت سے فرمایا: "تصنیف اور تالیف کے میدان میں خدا کا فضل شامل حال رہا جس موضوع پر کھنسا چاہا اللہ کی مدد نے یاوری کی البتہ حضرت شیخ الہند کے ترجمہ و فوائد کی تکمیل میں بڑے حزم احتیاط اور صبر آزما مراحل سے گزرنا پڑا ایک ایک جملہ اور لفظ لفظ پر غور و فکر، محنت و مطالعہ، اور بڑے حزم و احتیاط اور سوچ بچار کرنا پڑا اور یہ خالص خدا کے فضل اور اس کے احسان سے پایہ تکمیل کو پہنچا۔

شیخ مدنی سے تعلق | قاری صاحب موصوف نے جب محمد علی جناح سے تعلق یا ملاقات کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے فرمایا کہ محمد علی جناح سے میرا کوئی تعلق نہیں رہا۔ اور نہ ان سے کبھی ملاقات ہوئی۔ الحمد للہ الحمد للہ شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنی سے جب سے تعلق قائم ہوا۔ تب سے کسی دوسری جانب نگاہ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔

مولانا ابوالکلام آزاد کا تذکرہ | مولانا ابوالکلام آزاد کا تذکرہ چھڑا تو ارشاد فرمایا :

ایک مرتبہ مولانا ابوالکلام آزاد لاہور تشریف لائے تھے، ایک بہت بڑا جلسہ ہوا، یہ زمانہ بھی وہی تھا کہ بیگانے تو کیا اپنے بھی مولانا ابوالکلام آزاد کو اپنی تنقید و تردید کا نشانہ بنائے ہوئے تھے، مجھے بھی اس موقع پر حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔ مولانا آزاد کی تقریر تھی۔ تقریر کیا تھی، عقل و شعور اور جذبات کا آمیزہ تھا، دلائل براہین آزاد کی خطابت میں دھل کر سامعین کے دل و دماغ کو مسحور کر رہے تھے کہ لوگوں نے ابوالکلام آزاد زندہ باد کے فلک شکاف نعرے شروع کر دیے۔ تو مولانا آزاد نے فرمایا : مسلمانو! یہ وقت نعروں کا نہیں

کام کرنے کا ہے۔ اب بھی وقت ہے سنبھل جاؤ اور کام کر لو۔ بجائے بوش کے ہوش سے کام لو، اب تو میرا پیغام صرف یہی رہ گیا ہے کہ مسلمان بیدار ہوں اور نعرہ بازی کی بجائے کام کریں۔ مگر حیرت ہے کہ جب میں یہی بات کہتا ہوں تو مسلمان بجائے اس کے کہ کچھ کام کر لیں الٹا میرے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔

مولانا آزاد اور مولانا حفظ الرحمن کی خطابت | قاری صاحب موصوف نے مولانا آزاد، شیخ مدنی، مولانا

حفظ الرحمن، مفتی کفایت اللہ اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی تقاریر اور کردار کے بارے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے بات چھیڑی تو ارشاد فرمایا:

اللہ! وہ کیسے اور کتنے عجیب لوگ تھے کردار اور عمل کے پکے، بات کے سچے، منافقت اور مہاسنت سے کوسوں دور۔ اس لئے جو بات کرتے تھے دل میں اتر جاتی تھی۔

مولانا آزاد کی تقاریر عقل و شعور اور جذبات کی آمیزش سے تیار ہوتی تھیں، شستہ گفتگو، ادبی طرز ادا اور پھر خود مولانا آزاد کی خطابت سے اس میں جادو بھر جاتا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا کہ دشمن کے سروں پر فولادی ہتھیار سے حملہ کر رہے ہیں۔ ایک ایک حرف شجاعت و صداقت کا آئینہ دار تھا۔ مولانا حفظ الرحمنؒ مولانا آزاد کے نقش قدم پر تھے ان کا انداز نہ لانا تھا۔ سامعین اور حاضرین کے دل مٹھی میں لے لیتے تھے۔ ان جیسی سحر بیانی کسی دوسرے میں دیکھنے میں نہیں آئی۔

مولانا احمد سعید بلبل ہند تھے۔ مولانا حفظ الرحمنؒ کا اپنا مقام بہت بڑا تھا۔ مگر مولانا احمد سعید لسانِ جمعیت تھے وہ دہلی کی جامع مسجد میں جب خطاب کرتے تو ہزاروں کے مجمع پر سناٹا چھا جاتا۔ پوری کائنات ہمہ تن گوش ہوتی۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاری | سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ تو ہندوستان کے سب سے بڑے خطیب تھے، وہ تو جامع الکملات تھے۔ ان کی تقریر میں سب سے زیادہ محبوب چیز قرآن کی تلاوت تھی محسوس ہوتا گویا اب قرآن نازل ہو رہا ہے۔ سننے والے محظوظ ہوتے اور وجد محسوس کرتے۔ دارالعلوم حقانیہ کے سالانہ جلسوں میں بھی تشریف لاتے رہے۔ مگر بد قسمتی سے اس زمانہ میں ٹیپ ریکارڈر کا شیوع نہیں ہوا تھا۔ اس لئے محفوظ نہیں کی جاسکیں۔ دارالعلوم حقانیہ کے سالانہ جلسہ میں ایک مرتبہ تقریر فرما رہے تھے کہ بجلی فیل ہو گئی یا بند کر دی گئی۔ کارکن اس کے بنانے میں لگے کہ حضرت شاہ صاحب نے مسکرا کر فرمایا: بھائی! بجلی بنانا چھوڑ دو اور ٹھک ٹھک بند کر دو۔ عطاء اللہ شاہ نے جس بات کے بیان کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے، وہ بیان کر کے رہے گا۔ کارکن آرام سے بیٹھ گئے حضرت شاہ صاحب کی تقریر جاری تھی کہ صبح کی اذان ہو گئی۔ بغیر لاؤڈ سپیکر کے شاہ جی کی یہ تقریر رات بھر چھ گھنٹے جاری رہی، کیا مجال کہ کسی نے کڑوا لی ہو۔

حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب | حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب بہت کم بولتے تھے اور جب

بولتے تو ان کی ایک ایک بات وزنی اور کافی ہوا کرتی تھی، شیخ العرب والعجم حضرت مدنیؒ کے سامنے کسی کو بھی بات کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی مگر مجھے حیرت ہوئی کہ اہم اور مشکل مسائل کے وقت حضرت مدنیؒ مفتی کفایت اللہ صاحب کو بلاتے ان سے مشورہ لیتے اور ان کی رائے کو صائب قرار دیتے، یہ خصوصیت صرف حضرت مفتی صاحب کو حاصل تھی، مراد آباد کے ایک اجلاس میں جب گڑ بڑ ہوئی تو حضرت مدنیؒ نے مفتی کفایت اللہ صاحب کو بلایا وہ تشریف لائے۔ صورت حال سے واقفیت کے بعد انہوں نے جو تجاویز پیش کیں وہ سب نے قبول کر لیں۔ درحقیقت حضرت مفتی صاحب جمعیت علماء ہند کے روح رواں تھے۔

شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنیؒ | شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کی شان سب سے نرالی تھی، علماء بہت دیکھے، مدرسین کے درس میں شریک ہوئے، ہندوستان کی قیادت کو پرکھا مگر جو چیز اور امتیازی صفات شیخ مدنیؒ میں دیکھے وہ کہیں دوسری جگہ نظر نہیں آئے۔ شیخ مدنیؒ کا تقویٰ، شجاعت، شرافت، تواضع، انکساری اور کسر نفسی ان کے لئے طبیعت ثانیہ بن چکی تھی۔ جب حضرت مدنیؒ کا نام سنا تھا اور دیکھا نہیں تھا تو نام کی شہرت سے ان کی شخصی عظمت کا ایک نقشہ ذہن میں بن چکا تھا۔ خیال تھا کہ شاہانہ مٹاٹھ بانٹھ اور امیرانہ رکھ رکھاؤ کے آدمی ہوں گے۔ مگر جب ان کی مجلس دیکھی، ان کی معاشرت دیکھی تو انہیں کچھ اور پایا۔ ان کا علم بھی بے مثال تھا اور علم بھی بے مثال۔

دوسری درسگاہوں میں منطق اور فلسفہ کی بڑی کتابیں پڑھ کر جب شیخ مدنیؒ کی درسگاہ میں حاضری دی تو ان کی درسگاہ میں سب سے بڑی خصوصیت یہ پائی کہ خود کو پہچان لیا، خود شناسی کا احساس ہوا اور علم اور علماء کی شان سامنے آئی۔ جب مجھے دارالعلوم دیوبند میں تدریس کا موقع ملا تو اس زمانہ میں بھی شیخ مدنیؒ کا درس حدیث ہوا کرتا تھا۔ میں نے اپنے زمانہ تدریس میں بھی شیخ مدنیؒ کے درس میں شرکت کی کوشش کی تدریس کے اوقات کے علاوہ ۱۲ بجے کے بعد، بعد العصر، بعد العشاء کے درسوں میں شریک ہوا کرتا تھا، شیخ مدنیؒ کا درس علمی اور مدلل ہونے کے ساتھ ساتھ آسان اور سہل ہوا کرتا تھا۔

ایک مرتبہ ۱۵ روز تک مسلسل حضرت مدنیؒ سفر پر رہے۔ جب واپسی ہوئی تو سب کو یقین تھا کہ حضرت تھکے ہوئے ہیں اور مطالعہ بھی نہیں کیا، سب نہیں ہوگا۔ مگر آپ گاڑی سے اترے اور سیدھے دارالحدیث میں پہنچے اور سب پڑھانا شروع کر دیا۔ نوافضات، دضو کا بیان تھا۔ ارشاد فرما رہے تھے کہ مسئلہ زیر بحث میں آٹھ مذاہب مشہور ہیں، پھر مذاہب، ان کے دلائل اور تفصیل سے بحث کی، طلبہ متحیر کہ تھکے ماندے ہونے کے باوجود اس قدر علمی تبحر وسعت مطالعہ اور قوت حافظہ یہ تو بس ان ہی کی کرامت تھی۔ ایک مرتبہ درس کے دوران ایک طالب علم

نے کسی مسئلہ میں شمس بازغہ کی بحث چھیڑنا چاہی تو شیخ مدنیؒ نے متعلقہ مسئلہ میں عبارات پڑھ کر بحث کا مکمل احاطہ کیا۔ اور فرمایا: بھائی! میں نے جب شمس بازغہ پڑھی تھی اس زمانہ میں کل نمبر بچاؤ ہو کر تھے۔ اور مجھے امتحان میں ۶۲ نمبر حاصل ہوئے تھے۔

بہر حال اپنے اساتذہ میں شیخ مدنیؒ اور اکابر ہند میں شیخ مدنیؒ سے جو قلبی عقیدت اور وفاداری اور غیر اختیاری تعلق رہا۔ وہ کسی دوسرے سے پیدا نہ ہو سکا۔

اے حضرت عثمانؓ نے بھی کسی جگہ یہ لکھا ہے کہ علیؓ و اخلاقی اور روحانی تربیت کیلئے مشائخ و اساتذہ میں کسی ایک کو منتخب کرنا پڑتا ہے۔ گو عظمت و احترام سب کا لازمی ہے۔ الاسب واحد دلائع عام شتی۔ اور اس موقع پر حضرت عثمانؓ اکثر یہ شعر بھی سنایا کرتے تھے۔

ہمہ شہر پُر زخوباں منم و خیال ماہے
چہ کنم کہ چشم بدخونہ کند یہ کس نگاہے

ہمارے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کا مندرجہ بالا ارشاد اور اپنے شیخ حضرت مدنیؒ سے
عقیدت و محبت بھی اسی حقیقت کی آئینہ دار ہے۔ (عبدالقیوم صفائی)

حاصل نہیں ہیں۔ اور آپ ہم سے کہتے ہیں کہ تمہارا قانون ظالمانہ ہے۔ تم اپنے قانون کی اصلاح کرو۔
حضرات! میری تقریر بہت لمبی ہو گئی ہے لیکن میں آپ کو داد اور شہادتی دیتا ہوں کہ آج پہلی مرتبہ میں نے
یہ دیکھا کہ ناز کے بعد مجمع پھر آگیا اور اسی طریقہ سے بیٹھا یہ ایک تاریخی ریکارڈ ہے۔ میں آپ کی ہنگام کے
مسلمانوں کی تعریف کرتا ہوں کہ آپ پھر ناز پڑھو گے ایسے آگے جیسے آپ گئے ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس
غضب کو اور آپ کے اس دین کے شوق کو قائم رکھے۔ لیکن مبارک ہو گا یہ جلسہ، تاریخ ساز ہو گا یہ جلسہ اور ساری
عنتیں وصول ہیں آنے والوں کی، بلانے والوں کی۔ اور خراج کرتے والوں کی۔ اگر آپ یہ طے کر لیں کہ خلافت شرع
رسیم اب ہمارے گھر میں نہیں رہیں گی اور ہم شریعت کے قوانین پر چلیں گے تو پھر دیکھئے گا کہ آسمان سے
برکتیں نازل ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ دونوں میں انقلاب پیدا کر دیں گے۔ آپ کے قانون میں مداخلت کی کوئی آواز
نہیں اٹھے گی۔ لیکن جب تک کمزوری خود ہمارے یہاں ہے آواز اٹھتی رہے گی۔ اس آواز کے اٹھنے کا جواز
نہیں۔ میں صاف کہتا ہوں، ہم اگر کچھ بھی کریں جبب بھی کسی جمہوری ملک میں اس کا جواز نہیں جیسے صاف
بنیادی اور مذہبی حقوق پر دست درازی کی جائے۔ لیکن آپ کو خود اپنی اصلاح پہلے کرنی چاہئے۔ اصلاح گھر
سے شروع ہوتی ہے۔ میں ان الفاظ پر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

محکمہ مواصلات و تعمیرات صوبہ سرحد

نوٹس برائے پیشگی اہلیت ٹھیکیداران

محکمہ مواصلات و تعمیرات / دیگر محکمہ جات کے اے کلاس منظور شدہ ٹھیکیداروں / فرموں سے مندرجہ ذیل کام کیلئے پیشگی اہلیت کی بنیاد پر درخواستیں مطلوب ہیں۔

نمبر شمار	کام کا نام	تخمینہ لاگت	زر ضمانت	میعاد تکمیل
۱۔	امپرومنٹ اینڈ وائیڈنگ پشاور کوہاٹ روڈ کلومیٹر ۶ تا کلومیٹر ۳۱	۸۰۰ ملین	۳۷۶ ملین	۳۶ ماہ

درخواستیں برائے پیشگی اہلیت ٹھیکیداران دفتر زیر دستخطی کو مورخہ ۸۵ - ۱۱ - ۱۹ تک پہنچ جانی چاہئیں خواہشمند ٹھیکیداروں اور فرموں کو مندرجہ ذیل اعداد و شمار معلومات فراہم کرنے ہوں گے۔

- ۱۔ فرم / ٹھیکیدار کا نام اور پورا پتہ۔
- (ب) بحیثیت منظور شدہ ٹھیکیدار / فرم کا موجودہ اندراج
- (i) محکمہ مواصلات و تعمیرات میں۔ (ii) دیگر محکموں اور تنظیموں میں۔
- (iii) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران بڑے منصوبوں کی تعمیر کا تجربہ منصوبوں پر لاگت اور تکمیل کی مدت کے بارے میں تفصیل۔ (iv) موجودہ زیر تعمیر کاموں کی تفصیل۔ (v) قابل استعمال مشینری جو کہ فرم کی اپنی ملکیت ہو کی فہرست۔ (vi) ٹھیکیدار فرم کے ساتھ موجودہ وقت میں باقاعدہ تھوڑا پر کام کرنے والے اہم اہل کاروں کے نام اور ان کی اہلیت۔ (vii) کیا ٹھیکیدار / فرم کسی ثالثی یا تنازعے یا سول مقدمے میں ملوث ہے اور بنک کی طرف سے زیر دستخطی کے نام سربراہانے میں ٹھیکیدار / فرم کی مالی حالت اور بنک بلینس کا سرٹیفیکیٹ
- ۲۔ جو ٹھیکیدار / فرم محکمہ مواصلات و تعمیرات میں رجسٹرڈ نہ ہوں انہیں پری کوالیفائیڈ ہونے کی صورت میں مبلغ ۵۰۰ روپے نقد ناقابل واپسی پری کوالیفیکیشن فیس ادا کرنا ہوگی۔

۳۔ مزید معلومات دفتر ہذا سے کسی بھی یوم کار دفتر سے اوقات میں حاصل کی جاسکتی ہیں۔

ایگزیکٹو انجیئر، ملٹی وے ڈویژن، پشاور

فون ۷۶۰۶۳

INF (P) 3013